سوال

(488)خطبہ رمضان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ رمضان

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ناضرین اہل حدیث مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت ہے۔ اس لئے ان کو ہر سال خطبہ رمضان شریف بغرض ادائے سنت سنایا جاتا ہے۔ نیز جونئے افراد خریداروں میں داخل ہوتے ہیں ان کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ خطبہ مسنونہ یہ ہے۔

"عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخریوم من شعبان فقال یا ایہاالناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک شهر فیہ لیلة خیر من الف شهر جعل اللہ صیامہ فریضة وقیام لیلة تطوعا من تقرب فلیہ بخصلة من الخیر کان کمن ادي فریضة فیما سواہ ومن ادي فریضة فیہ کان کمن ادي سبعین فریضة فیما سواہ وہو شهر الصبر والصبر ثوابہ الجنة وشهر اللواساة وشهر یزاد فیہ رزق المومن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرة لزنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شئ فلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ہذا الثواب ن فطر صائما علی مزقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربة لا یظما حتی ید خل الجنة وہو شهر اولہ رحمة واوسطہ مغبرة واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفرلہ واعتقہ من النار" (مشکواۃ ص 173 روی البیهقی فی شعب الایمان)

''یعنی سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ہم کو سنایا فرمایا اے لوگو تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے۔ جو ہزار مہینوں کی رات سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں۔ اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے جو کوئی اس مہینے میں نفل نیکی کا کام کرے۔ وہ ایسا کرے گا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا۔ اور جو اس مہینے میں فریضہ ادا کرے۔ وہ ایسا ہوگا۔ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے۔ کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے۔ یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے۔ اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائے گا۔ اور جو کوئی اس مہینے میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے۔ اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی۔ اور آگ سے نجات ملے گی۔ اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملے گا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کے لئے بہت کچھ سامان چاہیے۔ اس لئے ہم (صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین) نے عرض کی حضور ﷺ ہم میں سے ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا۔ کہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دے گا۔ جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی لسی یا پانی پلا دے۔ (کیونکہ خدا کے یہاں نیت کا اجر ہے۔) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اس کو میرے حوض کوثر سے شربت پلائے

گا۔ جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے۔ کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے۔ درمیانی حصہ بخشش ہے۔ آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینے میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کرائے خدا اس کو بخش دے گا۔ اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دے گا۔''

مدیر۔ خاکسار مدیر کی امید بے جانہ ہوگی۔ کہ ناضرین اہل حدیث افطار صیام کے وقت جملہ برادری ناضرین اہل حدیث کو عموماً اور خاکسار مدیر کو خصوصاً ملحوظ رکھ کر حسن خاتمہ اور دفع ہم وغم کی دعا کریں۔

"اللهم احسن عاقبتنا في الامور كلها واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الاخرة"

"اللهم اغفرله وارحمه واكرم نزله ووسع مدخله وادخله الجنة الفردوس برحمتک یا ارحم الراحمین امین (راز)"

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص641

محدث فتویٰ